اَلسَّعْیُ

سعی کے مسائل

صفا اور مروہ کی سعی کے لئے وضو ضروری نہیں البتہ باوضو ہونا افضل ہے۔

حائضہ خاتون دوران حیض سعی کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ا وَلاَ نَرَی اِلاَّ الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِیْبٍ مِنْہَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ا وَاَنَّا اَبْکِیْ فَقَالَ أَ نَفِسْتِ یَعْنِیْ الْحَیْضَةَ قَالَتْ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((اِنَّ ہٰذَا ◆ شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِیْ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لاَ تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم e کے ساتھ حج کے ارادہ سے (مدینہ سے) نکلے جب ہم سرف یا اس کے قریب پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ e تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ e نے پوچھا "کیا تمہیں حیض آیا ہے؟" میں نے عرض کیا "ہاں!" آپ e نے ارشاد فرمایا "یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے‘ لہٰذا اب تم طواف کے علاوہ حاجیوں والے سب کام کرو۔ طواف اس وقت کرنا جب غسل کر لو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اب صفا اور مروہ چونکہ مسجد الحرام میں شامل ہو چکی ہیں اس لئے حائضہ کو غسل کرنے کے بعد ہی سعی کرنی چاہئے۔

سعی‘ حج یا عمرہ کا رکن ہے اگر یہ ادا نہ کیا جائے تو حج ہوتا ہے نہ عمرہ۔

عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ اَمْرَاَةً اَخْبَرَتْہَا اَنَّہَا سَمِعَتِ النَّبِیَّا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ یَقُوْلُ ((کُتِبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیُ فَاسْعَوْا)) رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ (صحیح)

حضرت صفیہ بنت شیبہ r کہتی ہیں کہ ایک عورت نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم e کو صفا اور مروہ کے درمیان (سعی کرتے ہوئے) یہ کہتے ہوئے سنا "تم پر (حج یا عمرہ کے دوران) سعی فرض کی گئی ہے‘ لہٰذا سعی کرو۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

صفا اور مروہ کی سعی کے لئے آنے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 164 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف مکمل کرنے کے بعد سعی کے لئے باب صفا سے گزر کر پہلے صفا پہاڑی پر آنا چاہئے اور راستے میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پڑھنی چاہئے۔

صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا چاہئے کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔

صفا پہاڑی پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کے لئے ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہئے۔

تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد درج ذیل کلمات تین مرتبہ کہنے چاہئیں اور درمیان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

تین مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ... کہنے کے بعد دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ : ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْہِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَہٗ وَقَالَ ((لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ)) ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ ہٰذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ... اَلْحَدِیْثَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t حجۃ الوداع کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پھر آپ e باب صفا سے صفا پہاڑی کی طرف نکلے‘ جب پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" میں (سعی کی) ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ابتداء کی۔ پس آپ e نے سعی کی ابتداء صفا سے کی۔ آپ e صفا پہاڑی کی اتنی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ شریف نظر آگیا۔ پھر قبلہ رخ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور تکبیر (ان الفاظ میں) بیان فرمائی "اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے‘ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا‘ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی۔" پھر اس کے درمیان دعا فرمائی۔ یہ عمل آپ e نے تین مرتبہ دہرایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ ... وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ کہنے کے بعد رسول اللہ e نے جو دعائیں مانگیں ان کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

صفا پہاڑی پر دعا مانگنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ بلند کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

صفا پہاڑی سے اتر کر مروہ کی طرف آتے ہوئے سبز رنگ کے ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا چاہئے۔

مروہ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اور چڑھنے کے بعد وہی عمل دہرانا چاہئے جو صفا پر کیا تھا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ ص فِیْ قِصَّۃِ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ ...ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَۃَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا...اَلْحَدِیْثَ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t حجۃ الوداع کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر نبی اکرم e صفا سے اترے اور مروہ کی طرف آئے جب آپ e کے قدم مبارک نشیبی جگہ تک پہنچے تو آپ e دوڑے۔ یہاں تک کہ جب آپ e کے دونوں قدم مبارک (نشیبی جگہ سے) اوپر چڑھنے لگے تو آپ e عام چال چلنے لگے حتی کہ مروہ تک پہنچ گئے اور وہاں وہ کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ سَعْیٌ بِالْبَیْتِ وَلاَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمر w فرماتے ہیں کہ نہ تو بیت اللہ شریف کے گرد تیز چلنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز نہ چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ جَمْہَانِ السُّلَمِیِّ ص قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ ص یَمْشِیْ فِیْ الْمَسْعِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَتَمْشِیْ فِیْ ◆
الْمَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ ؟ فَقَالَ لَئِنْ سَعَیْتُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَسْعٰی وَلَئِنْ مَشَیْتُ لَقَدْ رَأَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَمْشِیْ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌرَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ (صحیح)

حضرت کثیر بن جمہان سلمی t کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر t کو صفا مروہ کے درمیان
عام چال چلتے دیکھا تو کہا "آپ صفا اور مروہ کے درمیان عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟" حضرت
عبداللہ بن عمر w نے فرمایا "اگر میں دوڑوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے رسول اللہ e کو دوڑتے
دیکھا ہے اور اگر عام چال چلوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے نبی اکرم e کو عام چال چلتے بھی دیکھا
ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے عام چال چل رہا ہوں)۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

دوران سعی کثرت سے تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 179 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے سے ایک سعی مکمل ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ
وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ سَبْعًا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَسْوَۃٌ حَسَنَۃٌرَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمِۃَ
(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر w کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے گرد
سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان
سات چکر لگا کر سعی مکمل کی اور یقینا مسلمانوں کے لئے رسول اللہ e کی ذات میں بہترین نمونہ
ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صفا سے مروہ تک ایک چکر کہلاتا ہے جبکہ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر کہلاتا ہے
اس طرح صفا سے شروع کئے گئے سات چکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔

کسی عذر سے سعی مکمل کرنے سے قبل سعی کا سلسلہ منقطع کیا جا سکتا ہے۔

عذر دور ہونے کے بعد سعی کا باقی حصہ اسی جگہ سے شروع کرنا چاہئے جہاں سے منقطع ہوا تھا۔

عَنِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ فَاَعْجَلَہٗ الْبَوْلُ فَتَنَحّٰی وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّا ◆
ثُمَّ قَامَ عَلَی مَضٰیرَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر w صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ انہیں پیشاب کی حاجت
محسوس ہوئی چنانچہ اپنی حاجت پوری کرنے چلے گئے پھر (واپس لوٹے تو) پانی منگوایا' وضو کیا اور
پھر باقی سعی پوری کی۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوران سعی فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سعی ترک کر کے فرض نماز ادا کرنی چاہئے
اور دوبارہ سعی اسی جگہ سے شروع کرنی چاہئے جہاں سے ترک کی تھی۔

کسی عذر سے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ عَلٰی بَعِیْرٍ لاَ ضَرَبَ
وَلاَ طَرَدَ وَلاَ اِلَیْکَ اِلَیْکَ ذَکَرَہٗ فِیْ شَرَحِ السُّنَّۃِ

حضرت قدامہ بن عبداللہ w فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ e کو اونٹ پر صفا اور مروہ کی سعی کرتے دیکھا ہے آپ e نہ اونٹنی کو مارتے نہ بھگاتے اور نہ ہٹو ہٹو کہتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر سعی کرے اور حامل اور محمول دونوں کی نیت سعی کی ہو تو بیک وقت دونوں کی سعی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد اگر سعی کرنے میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

كَانَ عَطَاءٌ وَالْحَسَنُ لاَ يَرَيَانِ بَاسًا لِّمَنْ طَافَ اَوَّلَ النَّهَارِ اَنْ يُّؤَخِّرَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اِلَى الْعِشَاءِ ذَكَرُ فِىْ شَرَحِ السُّنَّةِ

حضرت عطا رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیت اللہ شریف کا طواف پہلے پہر کرنے اور صفا و مروہ کی سعی پچھلے پہر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

اگر کسی کو سعی یا طواف کے چکروں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو کم تعداد کا یقین حاصل کر کے سعی یا طواف مکمل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ص قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ا يَقُوْلُ : اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدِةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِىْ الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلاَثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ وَاِذَا شَكَّ فِىْ الثَّلاَثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلاَثًا ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِىَ مِنْ صَلاَتِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِىْ الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ◆رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

(صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف t کہتے ہیں میں نے نبی اکرم e سے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو (نماز کی رکعات کی تعداد میں) شک ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا ایک‘ تو وہ اسے ایک شمار کرے اور اگر دو یا تین کا شک ہو‘ تو دو شمار کرے اور اگر تین یا چار کا شک ہو‘ تو تین شمار کرے اور اپنی باقی نماز پوری کرے تا کہ وہم زائد رکعت میں رہے (اور کم رکعات کے یقین سے نماز مکمل ہو جائے) پھر سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نماز کی رکعات میں شک ہو جانے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا پڑتا ہے لیکن طواف یا سعی کے چکروں میں شک پڑنے پر کم چکروں کا یقین حاصل کر کے طواف اور سعی مکمل کرنے کے بعد کوئی فدیہ یا دم نہیں۔

سعی کے سات چکر مکمل ہونے پر عمرہ (یا حج تمتع) ادا کرنے والوں کو مروہ پر اپنے بال کٹوانے یا منڈوانے چاہئیں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ ص اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّا بِمِشْقَصٍ فِىْ عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ رَوَاهُ النِّسَائِىُّ

(صحیح)

حضرت معاویہ t سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ ادا کرنے کے بعد نبی اکرم e کے بال مروہ پر تیر کے پھل سے کاٹے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بال کتروانے یا منڈوانے کے بارے میں دوسرے مسائل ایام حج کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے کے بعد عمرہ (یا حج تمتع) کرنے والوں کو اپنا احرام کھول دینا چاہئے۔

حج قران کرنے والے حضرات کو سعی کے بعد نہ تو بال منڈوانے چاہئیں نہ ہی احرام کھولنا چاہئے بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 59,58,57 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

بال کٹوانے کے بعد عمرہ ادا کرنے والے کو احرام کھول دینا چاہئے۔

احرام کھولنے کے ساتھ ہی عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

◆عَنْ جَابِرٍ ص اَمَرَ النَّبِیُّ ا اَصْحَابَہ اَنْ يَجْعَلُوْہَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت جابرt سے روایت ہے کہ نبی اکرمe نے صحابہ کرامy کو حکم دیا کہ "وہ (اپنے حج کو) عمرہ بنا دیں اور بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عمرہ مکمل کرنے کے بعد حج تمتع ادا کرنے والے حجاج کو احرام کھولنے کے بعد ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے قبل (قارن) حج کی سعی ادا کر سکتا ہے۔

◆عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ص قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ يَاتُوْنَہ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا فَکَانَ يَقُوْلُ ((لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ اِلاَّ عَلٰی رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَّہُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرَجَ وَہَلَکَ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ (صحیح)

حضرت اسامہ بن شریکt کہتے ہیں میں حج کے لئے نبی اکرمe کے ساتھ (مدینہ سے) نکلا لوگ نبی اکرمe کی خدمت میں حاضر ہوتے (اور مسائل دریافت کرتے) جس کسی نے بھی عرض کیا "یا رسول اللہ (e)! میں نے طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے (حج کی) سعی کر لی ہے (یا یوں کہا کہ) میں نے ایک چیز پہلے کی اور دوسری بعد میں" آپe ارشاد فرماتے "اس میں کوئی گناہ نہیں‘ کوئی گناہ نہیں‘ ہاں البتہ جو شخص کسی مسلمان کی ظلم کرتے ہوئے آبرو ریزی کرے اس کے لئے گناہ ہے اور ہلاکت بھی۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

صفا اور مروہ پہاڑی پر کھڑے ہو کر دعاء کرنے کے لئے دیوار تک پہنچنا۔

2 دوران سعی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ کے الفاظ ادا کرنا۔

3 صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک صرف ایک چکر شمار کرنا۔

4 سعی کے پہلے‘ دوسرے‘ تیسرے‘ چوتھے‘ پانچویں‘ چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مروجہ دعائیں مانگنا۔

5 سعی کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا۔

6 صفا اور مروہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگنے سے قبل رفع یدین کی طرح تین بار ہاتھ بلند کرنا۔

7 صفا اور مروہ کے تمام راستے میں عام چال چلنے کی بجائے بھاگنا۔

{{